غیر مسلموں کا سیرت طیبہ ﷺ کے مناہج واسالیب سے متعلق شکوک وشبہات کا ازالہ

(پروفیسر راما کرشناراؤ کی کتاب "Mohammed: The Prophet of Islam" کی روشنی میں)

Resolving doubts of non-Muslims regarding the methods and styles of Seerat Tayyiba ﷺ

Reeda Mushtaq
M.Phil. Scholar, University of Sialkot, Sialkot:
reedamushtaq1@gmail.com

Abstract:
Everyone has testified to the charm of Hazrat Muhammad (Peace Be upon Him) personality, the greatness of his character and the purity of his morals, and the echoes of his thoughts and teachings are heard in every region of the world. About the personality and message of the Messenger of Allah (Peace Be upon Him) of all times and the world, numerous books have been written in each region. Orientalism and orientalist movement formally emerged as an intellectual warfare against Islam and Muslims in 8th century. The notion based orientalist movement was organized and categorically developed in various stages. The main idea behind this movement was to create doubts in the minds of Muslims about prophet hood of prophet Muhammad (S.A.W) and to halt the propagation of Islam in the world at large. This article discusses the approaches used by the non-Muslim writers to study the autobiography of Holy Prophet Muhammad (Peace Be upon Him). It discusses in detail the artistic trends of the non- Muslim writers e.g... Prejudiced work, narrow-minded work, favorable work of the writers, dubious or false narrations, non- trustworthy narrations, self-made theories, destroying or hiding the true facts etc.The article takes into account different sources of autobiographies, articles, books etc. to compare to one another and conclude the artistic work of the non-Muslim writers.

Keywords: *Seerat, Non-Muslims, preaches, Methodology.*

اس روئے زمین پر بغیر اختلافِ دین اور مذہب تمام انسانی طبقات کی جانب سے اگر سب سے زیادہ کسی عظیم ہستی کی تعریف وتوصیف اور مدح سرائی ہوئی ہے تو وہ حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ[1]

بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر بہت مہربان رحمت فرمانے والے ہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ [2]

اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجے پر ہو۔

تاریخ شاہد ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ تمام عالم کے لیے نمونہ اور قابل تقلید ہے۔ جس سے دنیا کا کوئی فرد بھی با آسانی رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

سرور کونین حضرت محمد ﷺ کی سیرت کا یہ کمال ہے کہ ان کے بدترین دشمنوں نے بھی ان کے صادق اور امین ہونے کی گواہی دی اور آپ ﷺ کو اعلیٰ ترین اخلاق وکردار کا حامل انسان قرار دیا۔ ایسی شہادتیں نہ صرف وہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں دیتے رہے بلکہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد آج تک دیتے چلے آرہے ہیں۔

---

[1] التوبہ 9: 128

[2] القلم 68 : 4

محمد رسول ﷺ کی سیرت لکھنے کا باسعادت کا کام بہت سے علماء کرام نے انجام دیا اور آج بھی یہ کام جاری ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کو پڑھنا، آپ ﷺ کے حالات احوال کو جاننا ہمیں آپ ﷺ کی پیروی کرنے اور آپ ﷺ کے رنگ میں ڈھلنے کی کوشش میں مدد دیتا ہے اور تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کے طریقے پر چلنا ہمیشہ کامیابی و کامرانی کی ضمانت رہا ہے۔ اسی لئے سیرت رسول ﷺ پر صرف مسلم علماء نے ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں نے بھی بہت کام کیا۔

تدوین سیرت

حضرت محمد ﷺ کی ذات مبارک اور آپ ﷺ کی جملہ تعلیمات، آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات، اصحاب اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے پاس منتشر صورت میں موجود تھیں کیونکہ ان سب کی توجہ کا مرکز آپ ﷺ بطور رسول اللہ تھے اس لیے تمام اصحاب باہمی میل جول اور گفت و شنید میں آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کے متعلق مختلف قسم کی معلومات کا تبادلہ کرتے جیسے وحی، کسی واقعہ، یا کسی فرمان کا تبادلہ وغیرہ ۔ حضرت محمد ﷺ کے وصال کے بعد آپ کی اتباع کرنے والوں کے دل میں اپنے ہادی و پیشوا کی ذات گرامی سے متعلق مختلف باتیں دریافت کرنے کا شوق بڑھتا چلا گیا اس شوق کی وجہ سے آہستہ آہستہ روایات کا ایک وسیع ذخیرہ ہونا شروع ہو گیا.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین کے دور میں ان روایات کو مختلف طریقوں سے منظم کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا مثلاً ایک تابعی مختلف صحابہ کرام سے آپ ﷺ کے وعظ اور تقریر کی صورت میں روایات کو یاد کرتا یا لکھ لیتا پھر تابعین کے بعد تبع تابعین کے دور میں ان جمع شدہ روایات کو کتب کی صورت میں مرتب کیا گیا۔

حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر مختلف کتابیں لکھی گئی ہیں اور تا عصر حاضر جس قدر حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر لکھی گئی ہیں اس قدر دنیا کے کسی بھی دوسرے انسان کی سیرت پر نہیں لکھی گئیں۔ ان سیرت نگاروں میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو آپ ﷺ کے دامن رسالت سے منسلک ہیں لیکن ان میں سے ایک بڑی تعداد ان

لوگوں کی ہے جو آپ ﷺ کی رسالت کے قائل تو نہیں لیکن مختلف وجوہ کی بناء پر سیرت اور تاریخ اسلام میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی سیرت پر بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور ابھی بھی انہماک کے ساتھ یہ سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر مسلمانوں نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں لیکن غیر مسلموں نے بھی اس پر وسیع کام کیا ہے بعض غیر مسلموں نے سیرت کو صحیح اور درست انداز میں بیان کیا ہے جبکہ بعض نے سیرت کو بیان کرنے کی آڑ میں اپنے خبثِ باطن اور پیغمبرِ اسلام ﷺ سے اپنی دشمنی کا اظہار بھی کیا ہے۔[3] غیر مسلموں نے جو سیرت کے حوالے سے کام کیا ہے ان کے اکثر کام میں تعصب و تنگ نظری نمایاں ہے ان کی تحریوں میں دین اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی انتہائی غلط تصویر پیش کی گئی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بعض غیر مسلم ایسے بھی ہے جنہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی حمایت میں کتب لکھیں ان کی کتابوں میں حضرت محمد ﷺ کی عظمت کے بارے میں اعترافات موجود ہیں۔ڈاکٹر انور محمود غیر مسلموں کے مطالعہ سیرت کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہے:

> "سبھی عیسائی متعصب نہیں ہیں بلکہ ان میں منصف مزاج بھی موجود ہیں جو دوسرے مذاہب اور ان کے پیشواؤں کو بغض وعناد کی نظر سے نہیں دیکھتے اور چاہتے ہیں کہ جس حد تک ممکن ہو حقیقت کی تہہ تک پہنچا جاسکے۔"[4]

مسلمانوں کا سیرت نبوی ﷺ پر کام

قرآنی عجائبات کی طرح قرآنِ ناطق حضرت محمد ﷺ کی سیرت بھی ایک ایسا متناہی سمندر ہے جس کی حدود اور گہرائی کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا يَخْلَقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ[5]

---

[3] https://ilhaad.com/nabi-e-islam/mustashriqeen/mustashriqeen-aur-seerat/

[4] انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو میں سیرت رسول، لاہور: اقبال اکیڈمی، 1989، ص333

علماء علوم قرآنی سے کبھی سیر نہ ہوں گے اور نہ رد وشبہات کی کثرت سے قرآن بوسیدہ ہو گا اور نہ ہی اس کے عجائبات کبھی ختم ہوں گے۔

اسی طرح سیرت نبوی ﷺ کی عظمت اور معنویت کے لیے نئے پہلو ہمارے سامنے روشن ہوتے چلے جائیں گے۔ سیرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر تصنیف وتالیف کا بابرکت کام ہوتا چلا آرہا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک اس دلربا موضوع پر کام ہوتا رہے گا۔ ذیل میں ہم مشہور سیرت نگار اور ان کی تصنیفات اور خدمات کا مختصر خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی

سیرت النبی ﷺ پر مولانا اشرف علی تھانوی کی ایک کتاب "**حبیب خدا ﷺ**" جبکہ دوسری کتاب "**نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ**" کے نام سے ہے۔

جن میں مصنف نے نبی اکرم ﷺ کی ذات وصفات سے لے کر شمائل واخلاق تک اور سیرت کے جملہ واقعات وحالات تک سبھی پہلوؤں کو انتہائی خوبصورتی کے ساتھ جمع کیا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی تصنیف کا نام نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ تجویز کیا اس کا مطلب ہے محبوب خدا، نبی اکرم ﷺ کے ذکر کی خوشبو جو پورے ماحول اور فضا کو معطر کر دیتی ہے۔ مصنف نے یہ نام اس لیے رکھ دیا کہ انسان کے قلب ودماغ کو روحانی اور باطنی بالیدگی سرور عالم کے تذکرے سے ہی مل سکتی ہے۔[6]

مولانا شبلی نعمانی

[5] البیہقي، أبو بكر، أحمد بن الحسين الخراساني، شعب الإيمان، رياض: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع، باب تعظيم القرآن، ج3، ص335، رقم الحديث:1788

[6] تھانوی، اشرف علی، نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، روالپنڈی: مکتبہ: حمیدیہ، صفحہ 2

مولانا شبلی نعمانیؒ کی سیرت کے حوالے سے کتاب کا نام **"سیرت النبی ﷺ"** ہے۔جو اپنے اعجازِ بیان اور تحقیقی اسناد کی بدولت اردو سیرت کی کتب میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔اس کتاب پر ایک دلچسپ تبصرہ ملاحظہ ہو:

"سیرت النبی ﷺ اس ذات بابرکت کی زندگی کا ایک منفرد نقشہ ہے جس نے جہالت کے دور میں روشنی کا سامان لیا اور دنیا والوں کو اندھیروں سے نجات دی۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ ایسی تھی کہ آپ نے انسانیت میں اپنے کردار و عمل سے ایک نئی روح پھونک دی، شبلی رحمت دور عالم کی حیات مبارکہ کو اور ان کے کارناموں کو پیش کرنے کے لیے بہت بے قرار تھے ان کے خیال میں اسلام کے ناموروں میں اس نام ور کا نام آنا چاہیے جس کی نام وری نے باقبول کو نامور کیا ہے۔"[7]

اس کتاب کو درج ذیل پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

پہلا حصہ

پہلے حصے میں عرب کے مختصر حالات، کعبہ کی تاریخ، اور آپ ﷺ کی ولادت سے لے کر وفات تک عام حالات وواقعات ہیں، اسی حصے کی دوسرے باب میں آپ ﷺ کے ذاتی اخلاق، عادات کی تفصیل ہے، آل واولاد اور ازواج مطہرات کے حالات بھی اسی باب میں ہیں۔

دوسرا حصہ

دوسرے حصے میں منصبِ نبوت سے متعلق بحث ہے۔

تیسرا حصہ

تیسرے حصے میں قرآن مجید کی تاریخ **"وجوہ اعجاز اور حقائق واسرار"** سے بحث ہے۔

چوتھا حصہ

[7] ڈاکٹر نیر جہاں، مولانا شبلی: ایک تنقیدی مطالعہ، دہلی، ص221

چوتھے حصے میں معجزات کی تفصیل ہے۔

پانچواں حصہ

پانچویں حصے میں خاص یورپین تصنیفات کا ذکر ہے۔

پیر کرم شاہ الازہری

پیر کرم شاہ الازہری نے سیرت نبوی ﷺ پر خوبصورت، ادبی رنگ میں رنگی ہوئی اور چاشنی سے بھرپور 7 مجلدات پر مشتمل ایک کتاب **ضیاء النبی** تحریر فرمائی جو بلاشبہ اردو زبان میں سیرت النبی کے لٹریچر میں ایک عظیم اضافہ ہے۔ ادبی اور مذہبی حلقوں میں اسے بہت سراہا گیا۔ اس کتاب کو وزارت مذہبی امور پاکستان کی طرف سے اردو مقابلہ سیرت 1994ء میں پہلے انعام کی حقدار قرار دیا گیا۔ جہاں اس کتاب میں عربی مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے وہیں پر مغربی مفکرین کی کتب سے بھی اقتباسات کو ذکر کر کے اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی حقانیت کو ثابت کیا گیا ہے۔ محمد قیوم اعوان نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

سیرت نبوی ﷺ پر دیگر کئی حضرات نے بھی کتابیں لکھی جن کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سید اختر علی

انہوں نے سیرت پر **"سرور کائنات ﷺ"** کے نام سے کتاب تحریر کی۔

سید سلیمان ندوی

انہوں نے سیرت پر **"رحمت العالمین"** کے نام سے کتاب لکھی۔

مولانا ادریس کاندھلوی صاحب

انہوں نے سیرت پر جو کتاب لکھی ہے اس کا نام" **مسلک الختام فی ختم النبوۃ**" ہے۔

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری

ان کی تصنیف کا نام "**الرحیق المختوم**" ہے جو اس فن میں اپنا منفرد اور بلند مقام رکھتی ہے۔

غیر مسلموں کا منہج سیرت

جیسا کہ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ سیرت النبی ﷺ پر جہاں مسلمانوں نے وسیع اور قابل فخر کام کیا ہے وہیں پر غیر مسلموں نے بھی اسے بطورِ خاص موضوعِ سخن بنایا ہے۔ اگرچہ ان کے اکثر کام میں تعصب و تنگ نظری پائی جاتی ہے لیکن کچھ نے آپ ﷺ کی عظمت کے بارے میں حقیقت پسندانہ رویہ اپنایا اور آپ ﷺ کی عظمتوں کا اعتراف کیا ہے۔ غیر مسلموں نے جو سیرت کے حوالے سے کتب تحریر کی ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا حصہ مستشرقین کی کاوشوں پر مشتمل ہے جس میں مثبت اور منفی دونوں کی طرح رجحانات ملتے ہیں۔

مستشرقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو ملت اسلامیہ کے لسانی، سماجی، معاشی، سیاسی، دینی، مذہبی، سائنسی، اور دیگر علوم وفنون اور جملہ نظام حیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ مستشرقین جنہوں نے آپ ﷺ کو حرف تنقید بنایا اور نبی کریم ﷺ کی ذات پر ایسے الزامات لگائے ہیں کہ جھوٹ کا سر بھی شرم سے جھک جائے۔ شمل اس حوالے سے لکھتی ہیں:

> There is scarcely any negative Judgment that the western world has not passed upon this man who had set in motion one of the most successful Religious movements on the earth[8]

یوں ہی اس سوچ وفکر کے حامل دوسرے شخص کا نام Damascus ہے جس کے بارے حبیب الرحمن ندوی نے لکھا:

> "اسلام اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ نفرت اور دشمنی کی آگ (754-700ء) John of Damascus نے بھڑکائی تھی۔ اس نے اور اس کے پیروکاروں نے نعوذ باللہ آپ ﷺ کے دین اور جھوٹا نبی قرار دیا تھا اس کا کہنا یہ تھا کہ محمد ﷺ کی اسلام

[8]Schimmel,Annemarie,and Muhammad is his Messenger, Lahore, Vanguard Books LTD,1987,P-4

میں پوجا کی جاتی ہے۔اس نے آپ ﷺ کی ذات اقدس پر جنسی و شہوانی کی الزامات کی بھر مار کر دی۔"[9]

برصغیر میں کچھ ایسے غیر مسلم دانشور بھی ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ پر پوری سنجیدگی، شائستگی، اور ادب واحترام کو ملحوظ رکھا ہے انہوں نے اپنی بے تعصبی اور ذہنی کھلے پن کا ثبوت دیا ہے جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

1۔ڈاکٹر این، کے، سنگھ، انٹرنیشنل

انہوں نے ایک کتاب Prophet Muhammad and His Companions کے نام سے تصنیف کی جو سیرت نبوی اور سیرت صحابہ کی جامع کتاب ہے۔

انہوں نے سیرت کے حوالے سے بڑے متوازن انداز میں گفتگو کی ہے کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

محمد ﷺ پیغمبر کا نام ایک جدوجہد کی تعمیر کے لیے جانا جاتا ہے مذہبی حلقوں کے درمیان اس غیر معمولی شخص کا کردار بالکل صاف وشفاف ہے محمد بحیثیت انسان مر چکے ہیں لیکن بحیثیت پیغمبر انہوں نے اپنے پیچھے قرآن وسنت کی شکل میں اثاثہ چھوڑا ہے جو تعلیمات انہوں نے چھوڑی ہیں اگر ان پر سچے دل سے عمل کیا جائے تو ایک خوشحال زندگی گزرای جاسکتی ہے۔اسلام اس دنیا کا ایک عملی مذہب ہے جو انسانیت کے دنیاوی مسائل سے دل چسپی لیتا ہے اور مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

2۔راجنیڈر نارائن لال

ان کا تعلق بھرت پور (راجستھان) سے ہے انہوں نے ہندی میں " **اسلام ایک سویم سدھ ایشوریہ جیون وپوستما**"یعنی کہ اسلام ایک خدائی نظام حیات کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔اس کتاب کی شروع میں بدھ

[9] ندوی، حبیب الحق، اسلام اور مستشرقین، اعظم گڑھ: دار المصنفین، ج3، ص16-17

ازم عیسائیت، اور اسلام کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے پھر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا نہات مدلل انداز ازالہ کیا ہے اور اس کتاب میں حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی بھی ڈالی ہے۔

فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کی طرف سے عام معافی کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جناب راجندر نے لکھا ہے:

"اسلام کے آنے کے بعد جو کایہ پلٹی ہے وہ گویا کے تاریخی حیات نو ہے سب سے بڑی حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کی قیادت میں فتح مکہ کے موقع پر ایک شخص کی جان بھی نہیں گئی (سوائے دو تین نہایت سرکش لوگوں کے) آپ ﷺ اور ان کے پیروکاروں نے اپنے اپنے دشمنوں کے مظالم کا بدلہ لئے بغیر انہیں چھوڑ دیا۔ تاریخ میں جنگ کے بعد فاتحین کے ذریعے مفتوحین کو اس طرح اجتماعی طور پر معافی دینے کی کوئی نظیر نہیں ملتی اس کے برعکس دھارمک پرانوں کے وصول میں اوتاروں اور دیوتاؤں کے ذریعہ سے مخالفین کے خوف ناک قتل عام کا تذکرہ مذکور ہے۔"

3۔ پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ

انہی غیر مسلموں میں سے ایک شخصیت پروفیسر راما کرشناؤ کی ہے جنہوں نے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے ایک کتاب Muhammad The Prophet of Islam ہے کے نام سے ایک کتابچہ تصنیف کیا ہے۔

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ کا تعارف

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ 4 اکتوبر 1932ء کو انڈیا کے ایک علاقے مدراس پریذیڈنسی میں پیدا ہوئے آپ نے اپنا گریجوشن آندھرا ہونیورسٹی سے کیا والئیر انڈیا میں بی اے آنرز، ایم اے آنرز اور پی ایچ ڈی کی آپ کو

اندھر یونیورسٹی میں فلسفہ اور نفسیات کے شعبے میں لیکچرار رہے۔فلبرائٹ اسکالر کے طور پر امریکہ چلے گئے ،1960ء میں چیف لائبریرین کے طور پر ہندوستان واپس آئے پھر آپ جے بی رائن کے ساتھ پیراسائیکولوجی لیبارٹری میں کام کرنے کے لیے کیرولائنا چلے گئے، آپ اندھرا یونیورسٹی واپس آئے اور پیراسائیکولوجی کا شعبہ قائم کیا 1963ء میں سیکرٹری اور 1965ء میں اس کے صدر منتخب ہوئے۔1977ء میں انسٹی ٹیوٹ فار پیراسائیکولوجی کے ڈائریکٹر بن گئے۔1984ء میں اندھرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر بنے۔

پروفیسر کے ایس راماکرشناراؤ کی خدمات

پروفیسر راماکرشناؤ نے ہندوستانی حکومت کے لیے انڈین کونسل آف فلسفیانہ تحقیق کے چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دیں،انہوں نے امریکہ ،سویڈن ،برطانیہ،جرمنی،فرانس،یونان،کینیڈا،ہالینڈ،آئس لینڈ،اٹلی،جاپان،پاکستان،تھائی لینڈ،اور سری لنکا کی یونیورسٹیوں کا دورہ کیا ان کی تحریریں مشرقی،اور مغربی روایات کا امتزاج ہے آپ نےGIAMیونیورسٹی،وشاکیٹنم میں بطور چانسلر بھی خدمات پیش کی ہیں۔

پروفیسر کے ایس راماکرشناراؤ کو ملنے والے ایوراڈز

پروفیسر کے ایس راماکرشناراؤ کو ملنے والے ایوراڈز میں 2011 میں ہندوستانی حکومت کی طرف سے پدم شری(ادب اور تعلیم کا زمرہ)اندھرا اور کاکنیہ یونیورسٹیوں سے ڈاکٹر آف لیٹرز(ہنریس کاسہ)اور آچاریہ ناگرجنایونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کا ایوارڈ ملا۔

پروفیسر کے ایس راماکرشناراؤ کا انتقال

پروفیسر کے ایس راماکرشناراؤ کا انتقال 9نوبر 2021 کو 89 سال کی عمر میں وشاکھاٹینم میں ہوا[10]

Muhammad the Prophet of Islam کا تعارف

[10] www.jamiululoom.org

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ کی یہ کتاب 36 صفحات پر مشتمل ہے جو ہندوستان سے شائع ہوئی ہے لیکن یہ عرب عجم کے معروف کتب خانوں میں بھی چھپی ہے۔

یہ کتاب انگریزی میں لکھی ہے جس کی دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے مصنف نے اپنی اس کتاب میں جہاں ایک طرف غیر متعصب مغربی مصنفین اور مستشرقین کے حوالے دیے ہیں مثلاً ایڈورڈ گبن، جارج برناڈشا، جرمن شاعر گوئٹے، سر چارلس اڈورڈ، پروفیسر مسیگن، چارلس بوسورتھ اور تھامس کارلائل وغیرہ تو دوسری طرف معتدل کی دانشوروں سے بھی استشہاد کیا ہے مثلاً سروجی، نائڈو، مہاتما گاندھی اور دیوان چند شرما وغیرہ۔

یہ کتاب غیر مسلموں کے سیرت طیبہ پر کیے گئے اعتراضات کی تردید کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ کے حوالے سے پائی جانے والے کئی شکوک و شبہات کا ازالہ بھی کرتی ہے۔ ذیل میں ان الزامات کے جواب اور سیرت طیبہ کے حوالے سے بیان کی گئی مختلف ابحاث میں سے چند اہم نکات کو بیان کیا جارہا ہے۔

محفوظ سیرت

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ کے آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں ان لوگوں کے خیالات اور الزام کی تردید کی جنہوں نے آپ ﷺ کی ذات گرامی پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی اور تدوین سیرت کے حوالے سے شبہات پھیلائے۔ پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ نے آپ ﷺ کی سیرت بیان کرتے ہوئے کہا:

> "میری نظر میں پیغمبر محمد ایک تاریخی شخصیت ہیں جن کی زندگی کا ہر واقعہ نہایت احتیاط چھوٹی چھوٹی تفصیل کے ساتھ آنے والی نسلوں کے لیے بعینہ محفوظ کر لیا گیا ہے، کسی بھی شخص کو راہنمائی حاصل کرنے کے لیے کسی قسم کی بھی دشورای کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔"[11]

تلوار یا اخلاق؟

[11] پروفیسر ایس راما کرشناراؤ کا یہ قول قرآن کی آیت مبارکہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے تحت ہے۔ بے شک تمہیں رسول ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔

غیر مسلموں کا الزام ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے مذہب اسلام کو بزور شمشیر پھیلایا ہے۔ پروفیسر راما کر شاراؤ نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا اصل اصول یہ ہے کہ دین اسلام میں کسی قسم کا کوئی جبر واکراہ نہیں ہے۔ اسلام اور تلوار کا مفروضہ اب کسی محمدی ﷺ حلقے میں سننے میں نہیں آتا۔ انہوں نے حضور ﷺ کی تعلیمات میں جمہوریت اور مساوات کو خوب سراہا ہے۔ ان کے نزدیک حضور ﷺ کی تعلیمات کے نتیجے میں بین الاقوامی اتحاد اور بھائی چارہ کی فضا قائم ہوئی۔

پروفیسر کے ایس راما کر شاراؤ نے اس الزام کے سلسلے میں ایک مشہور مؤرخ، گبن کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

"مسلمانوں کے خلاف یہ ایک تباہ کن بہتان ہے کہ تمام مذاہب کا تلوار پر قلع قمع ان کے فرائض میں داخل ہے"

اس کے بعد اپنی رائے دیتے ہوئے کہا کہ محمد ﷺ کی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی تلوار کی نجائے محض اخلاقی قوت سے حاصل ہوئی ہے۔[12]

مزید کہا کہ عرب کی قوم جو آپ ﷺ کے آنے سے پہلے ایک قبیلے کی چراگاہ کو دوسرے قبیلے کے مہمان کے اونٹ اگر پامال کر دیتے تو اس اشتعال پر ایک قبیلے کے ستر ہزار افراد تک کی جانیں لیتے آپ ﷺ نے ایسے لوگوں کو صبر و نظم کا سبق پڑھایا کہ وہ میدان میں بھی سر بسجود رہتے تھے۔ وہ تمام جنگیں جو آپ ﷺ کی زندگی میں لڑی گئیں ان میں مجموعی طور پر ہلاکتوں کی تعداد چند سو سے زیادہ نہیں بڑھی۔

فتح مکہ کے رسول اللہ ﷺ کی عام معافی کے اعلان اور طاقت کے باوجود نرمی کے رویے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

[12] K.S.Ramakrishna Rao,Muhammad:The Prophet of Islam,Riyadh:WAMY,P 8

"فتح مکہ کے موقع پر آپ اقتدار کے عروج پر تھے، جس شہر نے آپ کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا اور جن لوگوں نے آپ ﷺ کو اور آپ کے متبعین کو اذیتیں دیں، آپ کو دربدر کر دیا تھا اور جو لوگ آپ ﷺ پر ظلم کرتے تھے ان لوگوں سے بدلہ لینے میں حق پر ہوتے ہوئے بھی آپ ﷺ نے اعلان کر دیا کہ آج کے دن تم پر کوئی مؤاخذہ نہیں تم سب آزاد ہو۔"

اخوت کا فروغ

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اخوت اور انسانی مساوات پر زور دیا۔ آفاقی اخوت کا اصول اور انسانی مساوات کا عقیدہ (جس کا انہوں نے اعلان کیا) انسان کے معاشرتی عروج میں محمد ﷺ کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ دوسرے مذاہب اگرچہ اس کے دعویدار بنے ہیں لیکن حقیقی عمل پیغمبر اسلام ﷺ نے کیا۔

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ اس عنوان پر مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سروجنی نائیڈو اسلام کے اس پہلو بات کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"یہ پہلا مذہب تھا جس نے جمہوریت کا نہ صرف اعلان کیا بلکہ اس پر عمل دارآمد بھی کیا ۔ مثال کے طور پر جب مسجد کے میناروں میں آواز بلند ہوتی تھی ہے تو سب عبادت گزار اکٹھے جمع ہوتے ہیں کسان اور بادشاہ دونوں کہتے ہیں کہ **صرف اللہ بڑا ہے** کا اعلان کرتے ہیں۔"

ہندوستان کی عظیم شاعرہ کا کہنا ہے:

"میں کئی بار اس بات سے متاثر ہوتی ہوں کہ انسان جبلی طور پر بھائی بھائی ہیں "خواہ آپ مصری، الخیریائی، ہندوستانی یا ترک سے لندن میں ملیں اس سے قطع نظر کہ ہندوستان اور ترک دونوں الگ الگ وطن ہیں، اس اخوت اور اتحاد کی مثال یہ بھی ہے کہ ہر سال حج کے موقع پر رنگ و نسل کا فرق مٹانے کے لیے ایک منظر دکھائی دیتا ہے ۔ ہندوستانی یا یورپین، افریقی

،ایرانی،سب کے سب ایک ساتھ مکہ میں ایک ہی رنگ کے لباس بغیر سلے سفید کپڑے کے دو ٹکڑے میں حاضر ہوتے ہیں۔"

مزید یہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اسلام کے مثل جمیعت اقوام عالم کے قیام کے متعلق اپنا نظریہ پیش نہ کر سکی[13]

عورتوں کے حقوق

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ نے کہا کہ آپ ﷺ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور آپ ﷺ نے عورتوں کو مردوں کی غلامی سے نجات دلاتے ہوئے عورتوں کو ان کے حقوق عطا کئے۔ اس بارے میں سر چارلس ایڈورڈ آرکیساہملٹن کا کہنا ہے:

"اسلام انسانوں کو فطری طور پر ودیعت شدہ بے گناہی سکھاتا ہے اور وہ بتاتا ہے کہ مرد اور عورت ایک ہی مادہ سے تخلیق ہوئے ہیں اور مساوی صلاحیتوں سے اس طرح آراستہ ہیں کہ برابری کے ساتھ ذہنی روحانی اور اخلاقی عروج حاصل کر سکیں۔"

اسلام صنف نازک کے حقوق کے لیے ایک علم بردار کی حیثیت سے نمودار ہوا اور عورتوں کو ان کے والدین اور دیگر کی وراثت کا حق دار بنایا ہے۔ انگلستان جیسے جدید اور ترقی یافتہ تہذیب ہونے کے دعویدار معاشرے نے بھی 1881ء میں عورتوں کو حق ملکیت دیا جبکہ صدیوں پہلے آپ ﷺ اعلان کر چکے عورتوں کے حقوق اعلان فرما چکے تھے کہ عورتوں کے حقوق مقدس ہیں عورتوں کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان کی پاسداری کرو۔[14]

رفاعِ عامہ کے امور

[13] K.S.Ramakrishna Rao,Muhammad:The Prophet of Islam,Riyadh:WAMY,P 11

[14] K.S.Ramakrishna Rao,Muhammad:The Prophet of Islam,Riyadh:WAMY,P 14-15

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ نے آپ ﷺ کی سیرت بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے معاشی معاملات (جو انسانی عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں) کے بارے میں بھی اہم اصول مہیا کئے ہیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر مختلف فلاحی، رفاعی اور نیکی کے کام کرنے کی تلقین کی۔ پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ کا کہنا ہے کہ یتیم خانے، سب سے پہلے پیغمبر اسلام کی تعلیمات کے تحت قائم ہوئے۔ دنیا یتیم خانوں کے ضمن میں اس پیغمبر ﷺ کی احسان مند ہے جو خود ذرِ یتیم ہے۔ پروفیسر میسگنان کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام ہمیشہ مبالغہ آمیز تصادات کے درمیان، کردار، سازی کی غرض سے توازن قائم کرتا ہے جو کہ تمدن کی دنیا ہے۔

اسلام نے ایسی تمام سرگرمیوں کا سدباب کر دیا ہے جو غیر قانونی اور حسن معاشرت کے خلاف ہوں جیسا کہ اجارہ داری اور جوا وغیرہ۔ مزید یہ کہ آپ ﷺ نے یتیموں، بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کے ساتھ تعاون اور حسن اخلاق سے پیش آنے کا درس دیا جو کہ ایک خوبصورت معاشرے کی تصویر کشی کرتی ہے [15]

صفات کی جامع شخصیت

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ کا کہنا ہے کہ محمد ﷺ تمام صفات کی جامع شخصیت ہیں۔ تاریخی حوالوں سے واضح ہے کہ محمد ﷺ کے تمام ماننے والوں، انکار کرنے والوں، دشمنوں اور دوستوں سبھی نے آپ کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ آپ ﷺ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارنا اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ آپ ﷺ کے سخت دشمن ابو جہل نے بھی کہا:

"اے محمد ﷺ میں تجھے جھوٹا نہیں سمجھتا لیکن میرا دل تیرے دین پر نہیں جمتا۔"

یہاں تک کہ یہودی، جو آپ ﷺ کو اپنے ذاتی تنازعات میں غیر جانبدار حاکم کے طور پر نہیں مانتے تھے وہ بھی کہنے پر مجبور تھے:

[15] K.S.Ramakrishna Rao,Muhammad:The Prophet of Islam,Riyadh:WAMY,P 20

اے محمد! اے محمد! ہم آپ کو جھوٹا نہیں بولتے لیکن ہم آپ کی کتاب اور تلقین کا انکار کرتے ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے تاریخی حالات کا ایک نمایاں وصف یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے قریبی رشتہ داراور دوست آپ ﷺ کے مشن کی صداقت سے پوری طرح متاثر تھے، آپ ﷺ کی ذات اقدس پر کلی طور پر اعتماد کرتے تھے، آپ ﷺ کی خاطر ان کے دوستوں نے تکلیفیں اذیتیں برداشت کیں، ایمان لائے، بھروسہ کیا اور آپ ﷺ کی اطاعت کی حتیٰ کہ موت تک کو بھی برداشت کیا۔

آپ کی امانت دری کا یہ عالم تھا کہ جس رات آپ گھر سے مدینہ طیبہ کے لیے نکلے تھے دشمنوں نے اس رات آپ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا مگر آپ نے اپنے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس لیے مکہ مکرمہ پیچھے چھوڑا کہ جو امانتیں لوگوں کی پاس ہیں وہ دے آنا۔[16]

سادہ زندگی

پروفیسر کے ایس راما کرشناراؤ کا اعتراف ہے کہ حضرت محمد ﷺ نہایت سادہ زندگی گزانے والی شخصیت تھے، بغیر کسی فوج کے بغیر اپنے حفاظتی محافظ کے، بغیر کسی محل کے اگر کوئی شخص یہ بات کہنے کا جواز رکھتا ہے کہ اس نے الٰہی استحقاق کے تحت حکمرانی کی ہے تو وہ محمد ﷺ ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس لوازمات اور آلات کے بغیر ہی تمام قوت تھی ان کی نجی زندگی نہایت سادہ اور عوامی زندگی کے عین مطابق تھی۔ فتح مکہ کے بعد جب دس لاکھ مربع میل زمین آپ کے پاس تھی تو بھی آپ اپنے کام خود کیا کرتے تھے۔ مثلاً جوتا سلائی کرنا، لباس کو پیوند لگانا، بکریوں کا دودھ دھونا، جاڑو لگانا اور دوسرے گھریلو کام وغیرہ۔

[16] K.S.Ramakrishna Rao,Muhammad:The Prophet of Islam,Riyadh:WAMY,P 17

آپ کا کھانا اس وقت بھی کھجور اور پانی ہوتا تھا، اپنی زیادہ تر راتیں نماز میں بسر کرتے اور آپ کھجور کی چٹائی پر سویا کرتے تھے۔یعنی حالات بدلنے کے باوجود بھی آپ نے خود کو سادہ ہی رکھا۔[17]

خلاصہ بحث

رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ اور ترقی کی ضمانت ہے۔ جب آپ ﷺ کی سیرت انسانیت کیلئے قابلِ تقلید اور کامیابی کا ذریعہ ہے تو سیرت رسول ﷺ پر صرف مسلم علماء نے ہی نہیں بلکہ غیر مسلم مفکرین نے بھی وسیع کام کیا ہے۔ غیر مسلم غیر متعصب سیرت نگاروں میں ایک نام پروفیسر راما کرشنا راؤ کا بھی ہے جس نے اپنی کتاب Muhammed: The Prophet of Islam میں نبی پاک ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا، آپ ﷺ کی ذات کو سب سے اعلیٰ قرار دیا اور آپ ﷺ کی ذات پر ہونے والے شکوک وشبہات کا ازالہ کرتے ہوئے الزامات کا جواب بھی دیا۔

اس نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گفتگو کی مثلاً آپ ﷺ کی زندگی کو بہت سادہ قرار دیا، آپ ﷺ کو یتیموں، مسکینوں اور خواتین کو ان کے حقوق فراہم کرنے والا بتایا۔ کہا کہ آپ ﷺ چاہتے تو فتوحات کے بعد عالی شان زندگی بسر کرتے لیکن آپ نے بہت سادہ زندگی گزاری گھریلو کام خود کرتے تاکہ آپ ﷺ کی زندگی اور سیرت سے ہر طبقے کے لوگ استفادہ کر سکیں۔

[17] K.S.Ramakrishna Rao,Muhammad:The Prophet of Islam,Riyadh:WAMY,P 23